درسی کتاب
پہلی جماعت کے لیے
امانت
دیانت
صداقت
شرافت
پنجاب
ٹیکسٹ بک بورڈ
لاہور
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ۔ لاہور

مصنفین :

نور خاں شاہین ملک

مس شہناز اعجاز

مسز راشدہ تلمیذ

راجا رشید محمود (کنوینر)

ایڈیٹر :

راجا رشید محمود

ڈیزائن، پروسیسنگ :

اُمید پرنٹرز ۱۶ دربار مارکیٹ۔ لاہور

کتابت :

سلام شادؔ

پرنٹرز :

اُمید پرنٹرز

طابع :

حاجی خواج محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

سَب کا داتا (نظم) 2
پیارے نبیؐ 3
کون کیا کر رہا ہے 4
پاکستان ہمارا 5
پھُول اور تتلی 6
بُوجھو تو (نظم) 8
میاں مِٹّھو 11
باغ کی سَیر 14
اچّھا بچّہ 16
تصویری کہانی 18
کون سا موسم ہے 19
بانو کا گھر 20
شیر اور خرگوش 22
کِھلَونے (نظم) 25
ترکاری والا 26
ہمارا سکُول 28
انور کا گاؤں 30
ریل گاڑی (نظم) 32
میلا 34
ارشد اور بُڑھیا 37
دِن رات 40
بادَل (نظم) 43
دارا کا سفر 44
بُھوکا چُوہا 47
عربی حروف 49

سَب کا داتا

تُو سُورَج چمکاتا ہَے
تُو پَانی بَرساتا ہَے
تُو ہی کھیت اُگاتا ہَے
تُو ہی سَب کا داتا ہَے

ہَم سَب بندے نوکر تیرے
یَاد کریں تُجھے شام سویرے
تُو ہی رَب کہلاتا ہَے
تُو ہی سَب کا داتا ہَے

تُو نے یہ سَنسار بنایا
پیارا سَا گھر بار بنایا
جَگ تیرے گُن گاتا ہَے
تُو ہی سَب کا داتا ہَے
تُو ہی سَب کا داتا ہَے

پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

ہمارے پیارے نبی کا نام حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ اللہ نے آپؐ پر قُرآن اُتارا۔ قرآن شریف اللہ کی آخری کِتاب ہے۔ حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم خُدا کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ نے ہمیں اچھّی اچھّی باتیں بتائی ہیں۔

مُسلمان وُہ ہے جو آپؐ کی باتیں مانے۔ آپؐ نے ہمیں فرمایا۔ لوگوں کی مَدد کرو۔ ماں باپ کی عِزّت کرو۔ اُستادوں کا اَدَب کرو۔ ہمیشہ سچ بولو۔ صاف سُتھرے رہو۔ عِلْم حاصل کرو۔

مُسلمان   حَاصِل   عِلْم   اُستادوں

۱- پیارے نبیؐ کا نام بتاؤ۔

2- اللہ کی آخری کتاب کون سی ہے؟

3- خالی جگہ پُر کرو۔

ستھرے
حاصل
وقت
سچ
اَدَب
عزّت

علم ---------- کرو

صاف ------ رہو

استادوں کا ----- کرو

ہمیشہ ------ بولو

ماں باپ کی ----- کرو
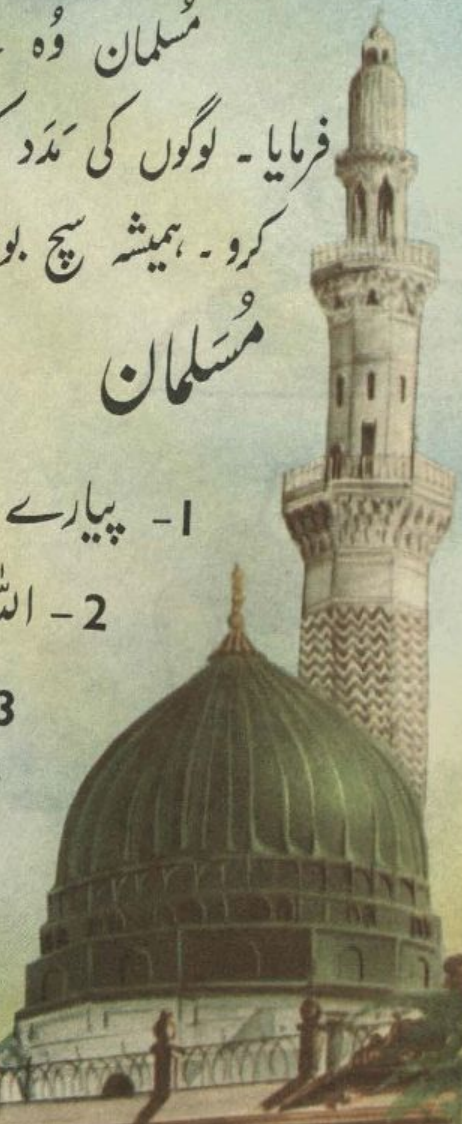
کون کیا کر رہا ہے؟
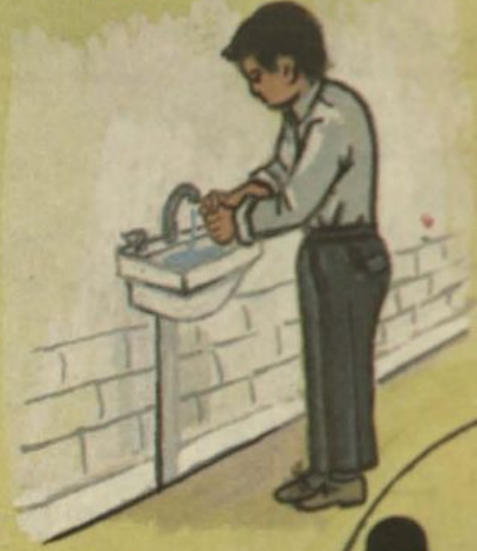
پاکستان ہمارا ہے

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے ۔ ہمیں اپنے وطن سے محبّت ہے ۔ ہمیں وطن کی ہر چیز سے محبّت ہے ۔ پاکستان کا جھنڈا سبز اور سفید ہے ۔ اِس پر چاند ستارا بہُت اچھّا لگتا ہے ۔ ہم جھنڈے کی عزّت کرتے ہیں ۔

ہمارا وطن قائدِاعظمؒ نے بنایا ۔ ہمیں اپنے قائد سے بھی محبّت ہے ۔ ہم انھیں یاد کرتے ہیں ۔

پاکستان زِندہ باد

قائدِاعظمؒ زِندہ باد
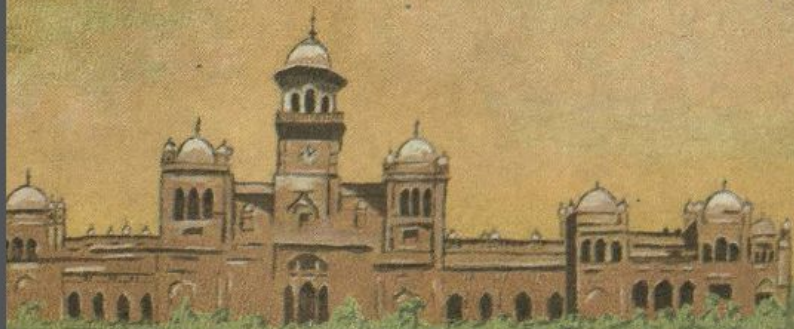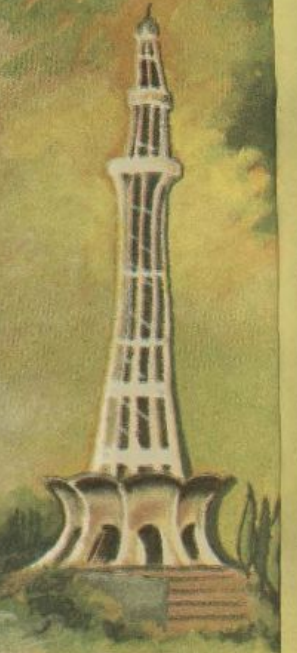
پھُول اور تِتلی

ایک تھی تِتلی ۔ ننّھی مُنّی ،
پیاری پیاری ۔ باغ میں اِدھر اُدھر
اُڑتی پھرتی ۔ نیلے پیلے ہر رنگ کے پھُول کے پاس جاتی ۔ وہاں ایک سُرخ
پھُول بھی تھا ۔ تِتلی اُسے بہُت پیار کرتی ۔ ہر وقت اُس سے میٹھی میٹھی
اتیں کرتی ۔ سارے باغ کا حال سُناتی ۔ کِس پھُول کی پتّیاں چھوٹی ہیں ،
کِس کی بڑی ۔ کِس میں خُوشبُو ہے ، کِس میں نہیں ۔
ایک دِن وُہ بڑی اُداس تھی ۔ پھُول نے پُوچھا ۔ "پیاری تِتلی
ج اتنی چُپ چُپ کیوں ہو" ؟ کہنے لگی ۔ "پھُول میاں ! بہُت
ی خبر ہے ۔ دو بچّے تُمھیں توڑنے آ رہے ہیں ۔ لو ، وُہ آن پہُنچے" ۔
اِتنا کہا اور اُن بچّوں کے پاس جا کر اُڑنے لگی ۔
آگے آگے وُہ ، پیچھے پیچھے بچّے ۔
اب پھُول اُداس ہو گیا کہ بے چاری ننّھی
سی جان مفت میں ماری جائے گی ۔
بچّے اُس کے پَر نوچ لیں گے ۔

پھُول اور تتلی

ایک تھی تتلی ۔ ننھّی مُنّی ،
پیاری پیاری ۔ باغ میں اِدھر اُدھر
اُڑتی پھرتی ۔ نیلے پیلے ہر رنگ کے پھُول کے پاس جاتی ۔ وہاں ایک سُرخ
پھُول بھی تھا ۔ تتلی اُسے بہُت پیار کرتی ۔ ہر وقت اُس سے میٹھی میٹھی
باتیں کرتی ۔ سارے باغ کا حال سُناتی ۔ کِس پھُول کی پتّیاں چھوٹی ہیں ،
کِس کی بڑی ۔ کِس میں خُوشبُو ہے ، کِس میں نہیں ۔
ایک دِن وُہ بڑی اُداس تھی ۔ پھُول نے پُوچھا ۔ "پیاری تتلی
آج اتنی چُپ چُپ کیوں ہو" ؟ کہنے لگی ۔ "پھُول میاں ! بہُت
بُری خبر ہے ۔ دو بچّے تمھیں توڑنے آ رہے ہیں ۔ لو ، وُہ آن پہُنچے" ۔
اِتنا کہا اور اُن بچّوں کے پاس جا کر اُڑنے لگی ۔
آگے آگے وُہ ، پیچھے پیچھے بچّے ۔
اب پھُول اُداس ہو گیا کہ بے چاری ننھّی
سی جان مفت میں ماری جائے گی ۔
بچّے اُس کے پَر نوچ لیں گے ۔

دُوسرے دِن وُہ تِتلی کو زِندہ سلامت دیکھ کر کِھل اُٹھا۔ اُس کا حال پُوچھنے لگا۔ تِتلی نے بتایا۔ مالی بابا نے میری جان بچائی ہے۔ اُنھوں نے بچّوں کو سمجھایا کہ پھُول توڑنا اور تتلیاں پکڑنا بُری بات ہے۔

نھّنی مُنّی   خُوشبُو   زِندہ سلامت

اُداس   پیچھے   اِدھر اُدھر

1- ان میں سے جو لفظ ایک جیسے نہیں، انھیں پہچانو۔

مِیٹھی مِیٹھی   آگے آگے   پیچھے پیچھے   نھّنی مُنّی   چُپ چُپ   اِدھر اُدھر

2- اُلٹ بتاؤ۔

بُری	آگے
چھوٹی	اُدھر
پیچھے	بڑی
اِدھر	اچھّی
آتی	جاتی

بُوجھو تو

کُٹ کُٹ کُٹ کُٹ کرتی ہُوں
میرا ساتھی کُکڑُوں کُوں
انڈے دینا کام ہے میرا
بُوجھو تو کیا نام ہے میرا

چڑیا پکڑُوں چُوہے کھاؤں
کرتی ہُوں مَیں میاؤں میاؤں
بچّوں نے مجُھے شوق سے پالا
بولو! مَیں ہوں شیر کی خالہ؟

کالی چونچ اور کالے پر
شور مچاؤں مَیں گھر گھر
کرتا ہوں مَیں کائیں کائیں
جلدی سے مِرا نام بتائیں

مَیں تو ایک پرِندہ ہُوں
پھَل اور چُوری کھاتا ہُوں
مَیں نہ بولُوں مَیں مَیں مَیں
کرتا ہُوں مَیں ٹَیں ٹَیں ٹَیں

دِن کو سوئے رات کو جاگے
بِلّی کے یہ پیچھے بھاگے
ہڈّی جِس نے اِس کو ڈالی
کرتا ہے اُس کی رکھوالی
بولو تو کیا نام ہے اِس کا
بھَوں بھَوں کرنا کام ہے اِس کا

---- کرتا ہے (ٹَیں ٹَیں ۔ قَیں قَیں)

--- کرتی ہے (کُٹ کُٹ ۔ چُوں چُوں)

--- کرتی ہے (میاؤں میاؤں ۔ یَں یَں)

--- کرتا ہے (بھَوں بھَوں ۔ غُوں غُوں)

--- کرتا ہے (کائیں کائیں ۔ بِھن بِھن)
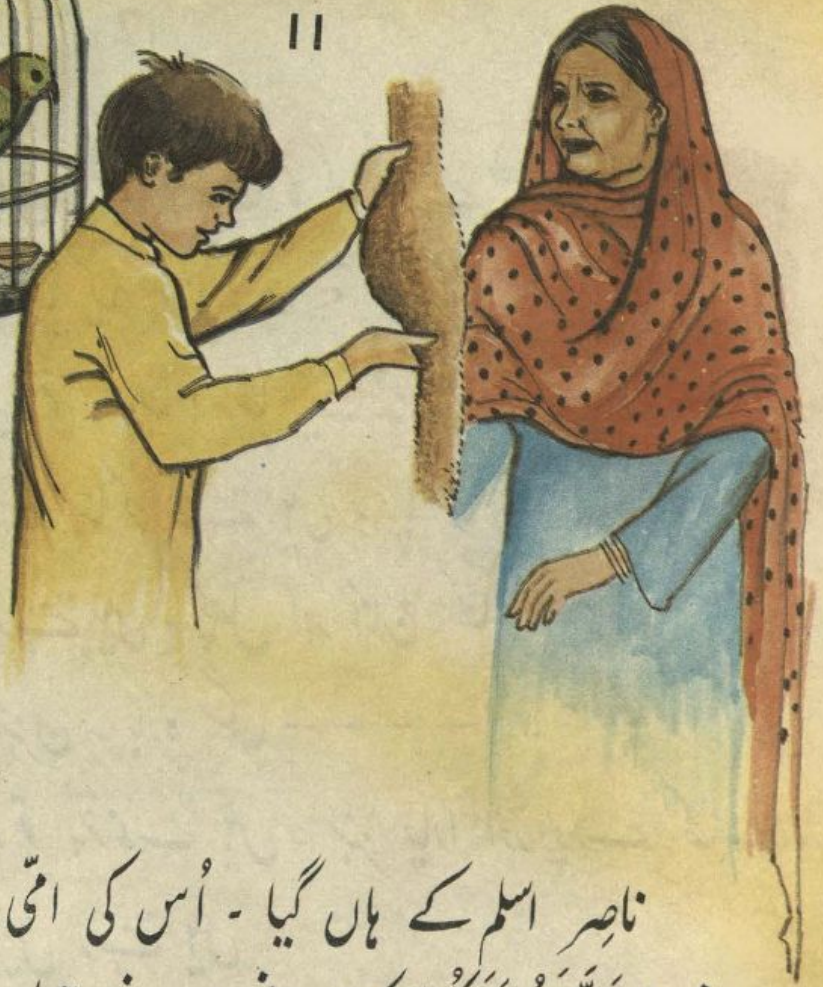
میاں مِٹھّو

ناصِر اسلم کے ہاں گیا ۔ اُس کی امّی بھی وہاں بیٹھی تھیں ۔ مَیں نے "اَلسَّلَامُ عَلَیکُم" کہا ۔ انھوں نے جواب دیا ۔ مجھے "وَعَلَیکُمُ السَّلَام" کی ایک اور آواز بھی سُنائی دی ۔ دیکھا تو اسلم کا طوطا تھا ۔

ناصِر : میاں مِٹھّو ! مزاج کیسا ہے ۔

طوطا : خُدا کا شُکر ہے ۔ اچھّا ہُوں ۔

ناصِر : میاں مِٹھّو ! چُوری کھاؤ گے ؟

طوطا : چُوری کھاؤں گا ۔

اسلم کی امّی : بیٹا ! یہ تو ٹَیں ٹَیں کرتا ہی رہے گا ۔ تُم سُناؤ ، کیسے آنا ہُوا ۔

ناصِر : مُجھے یہ چیز ملی ہے ۔ پُوچھنا تھا ، یہ کیا ہے ؟

اسلم کی امّی : یہ تو بیّے کا گھونسلا ہے

ناصر : بیّا کیا ہوتا ہے ؟

اسلم کی امّی : بیٹا ! بیّا ایک پرندہ ہے ۔ پرندے گھونسلے بنا کر رہتے ہیں ۔ پالتو پرندے پنجروں میں رہتے ہیں ۔ پھل اور اناج کھاتے ہیں ۔

اسلم : گائے ۔ بکری ۔ ہرن ۔ بارہ سنگھا ـــــ

اسلم کی امّی : بیٹا ۔ یہ تو چرندے ہیں ۔ سبز چارا اور پودے کھاتے ہیں ۔ چرندے کھلے میدان میں رہتے ہیں ۔

ناصر : کیا شیر اور بھیڑیا بھی چرندے ہیں ؟

اسلم کی امّی : نہیں بیٹا ۔ یہ تو درندے ہیں ۔

طوطا : درندے ۔ درندے ـــــ

اسلم کی امّی : ہاں ۔ گوشت کھانے اور چیرنے پھاڑنے والے جانور درندے کہلاتے ہیں ۔ شیر ، بھیڑیا ، گیدڑ ، لومڑی ۔ یہ غاروں میں رہتے ہیں ۔ بچّو ! تمھیں معلوم ہے ، مچھلیاں ، مگرمچھ اور کچھوے کہاں رہتے ہیں ؟

ناصر : پانی میں رہتے ہیں ۔

طوطا : مَیں پانی پیوں گا ۔ مَیں پانی پیوں گا ۔

اسلم : ناصِر ! میاں مِٹھو سبق یاد کرنے لگا ہے ۔

ناصِر : اچھّا خالہ جان ! مَیں گھر جاتا ہوں ۔

خُدا حافِظ

طوطا : خُدا حافظ ۔ خُدا حافظ ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ گھونسلا بارہ سِنگھا

مگرمچھ پرِندے چرِندے

درِندے خُدا حافِظ

1- تُم نے کون سا جانور یا پرِندہ پال رکھا ہے ۔ تُم اسے کیا کھلاتے ہو ؟

2- کون کون سے جانور پانی میں رہتے ہیں ۔

3- پرِندے کہاں رہتے ہیں ۔

4- اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور خدا حافِظ کب کہتے ہیں ۔

باغ کی سَیر

کوثر اور اختر صُبح سویرے اُٹھے۔ نماز پڑھی
اور گھر کے قریب باغ میں گئے۔ باغ میں طرح طرح
کے پودے تھے۔ رنگ رنگ کے پھُول
کھلے تھے۔ کہیں گُلاب تھا،
کہیں موتیا۔ پھُولوں پر
رنگ برنگی تتلیاں اُڑ رہی تھیں۔

باغ میں آم اور جامُن کے دَرَخت تھے۔ کینو
اور امرود بھی تھے۔ کسی دَرَخت کے پتّے چھوٹے تھے،
کسی کے بڑے۔

ہَری ہَری گھاس پر اوس کے قطرے چمک
رہے تھے۔ مالی پَودوں کو پانی دے رہا تھا۔ اختر
گُلاب کا ایک سُرخ پھُول توڑنے لگا۔ کوثر نے کہا۔
"کیسے پیارے پھُول ہیں۔ اِنھیں توڑنا اچھا نہیں۔"

اوس بھری گھاس پر چلتے
ہُوئے انھیں بڑا مزہ آیا۔ ایک جگہ کاغذ کے

کچھ ٹکڑے پڑے تھے ۔ اختر نے وہ ٹکڑے
اُٹھا لیے اور کوڑے کے ڈبّے میں ڈال دیے

پودے دَرَخت قطرے
تِتلیاں جامَن

1- بچّوں نے باغ میں کیا کیا دیکھا ۔
تِتلیاں دَرَخت پَودے گھاس فوّارہ
پھُول نہر کاغذ ڈبّہ مالی

2- ان میں سے کون سا بڑا ہے اور کون سا چھوٹا ۔
آم جامَن کینو گلاب

اچھّا بچّہ

میرا نام اَمجد ہے ۔

مَیں پہلی جماعت میں پڑھتا ہوں ۔ مَیں صُبح سویرے اُٹھتا ہوں ۔ دانت صاف کرتا ہوں ۔ بالوں میں کنگھی کرتا ہوں ۔ سکُول کے کپڑے پہنتا ہوں ۔ اَمّی ناشتا تیّار کرتی ہیں ۔ مَیں بِسم اللہ پڑھ کر ناشتا کرتا ہوں ۔ بَستہ اُٹھاتا ہوں ۔ اَمّی ابُّو کو سَلام کر کے سکُول چلا جاتا ہُوں ۔ اُستاد کا اَدب کرتا ہوں ۔ دِل لگا کر پڑھتا ہوں ۔ اپنے کپڑے صاف رکھتا ہوں ۔ کتابیں سنبھال کر رکھتا ہوں ۔ گندی نہیں ہونے دیتا ۔

چھُٹّی کے بعد سِیدھا گھر آ جاتا ہوں ۔ اَمّی کو سَلام کرتا ہوں ۔ سکُول کے کپڑے اُتارتا ہوں ۔ چیزیں اپنی اپنی جگہ پر رکھتا ہوں ۔ کھانا کھا کر آرام کرتا ہوں ۔ کھیل کے وقت خُوب کھیلتا ہُوں ۔ امّی ابُّو کا ہر حُکم مانتا ہُوں ۔ گھر کے کام میں اُن کی مَدد کرتا ہُوں ۔ کسی سے

لڑائی جھگڑا نہیں کرتا ۔ مَیں پھُولوں کو پانی دیتا ہوں ۔ سب مُجھے پیار کرتے ہیں ۔ ہم سب ہنسی خُوشی رہتے ہیں ۔

کنگھی بِسمِ اللہ سنبھال چیزیں حُکم
لڑائی جھگڑا ناشتا

1- جوڑ ملائیے :-

کتابیں	اَمّی
کیاری	ناشتا
ابُّو	بَستہ
بِسمِ اللہ	پھُول

2- تُم صُبح اُٹھ کر کیا کیا کام کرتے ہو ۔

3- تُم کھانا کھانے سے پہلے کیا پڑھتے ہو ۔
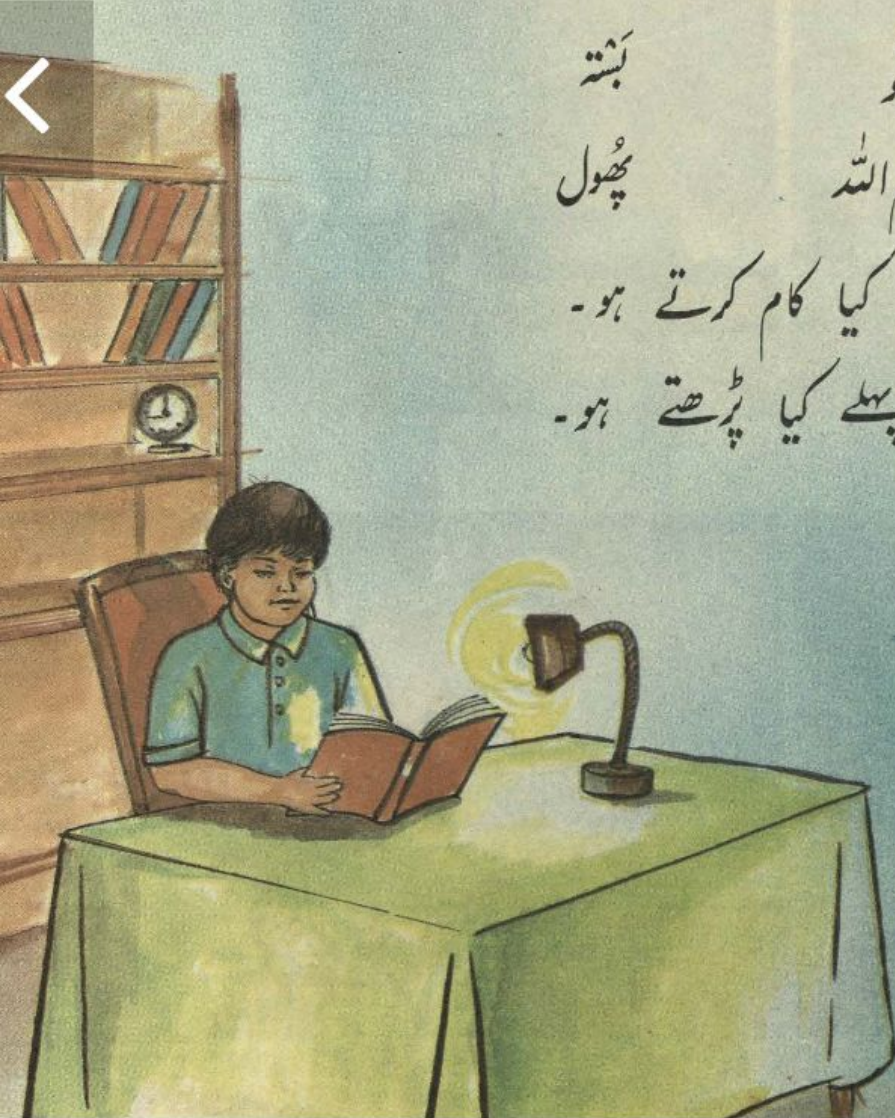
تصویری کہانی
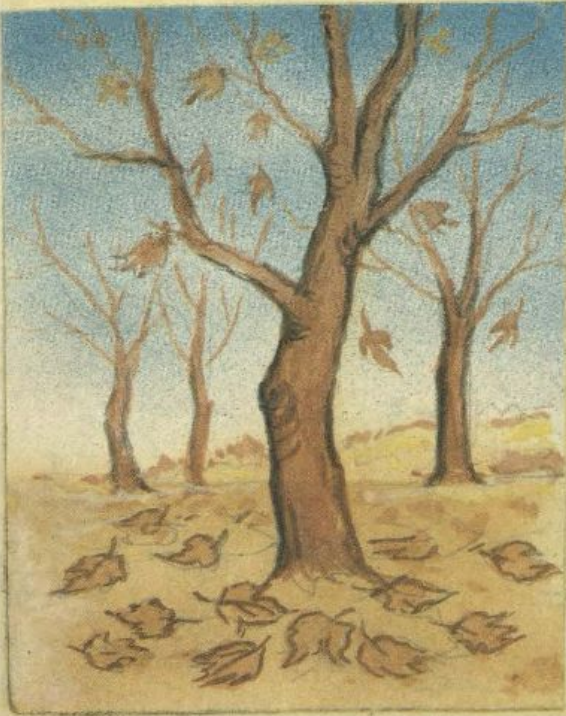
کون سا موسم ہے؟

بانو کا گھر

میرا نام بانو ہے ۔ راشد میرا چھوٹا بھائی ہے۔
یہ ہمارا گھر ہے ۔ اِس میں دو کمرے ہیں ۔ ایک باوَرچی خانہ ہے ۔ امّی پیڑھی پر بیٹھی ہیں ۔ چُولھے پر ہنڈیا پک رہی ہے ۔ دِیوار کے اَندر خانے بنے ہیں ۔ جہاں مٹّی کے بَرتَن رکھے ہیں ۔ کِسی میں چاوَل ہیں ۔ کِسی میں دال ۔ پلیٹیں ، گلاس اور پیالے بھی ہیں ۔ ہم چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔
گھر کے صحن میں دو دَرَخت ہیں ۔ ایک کیاری بھی ہے جِس میں ہم سَبزیاں اُگاتے ہیں ۔ مَیں اَمّی کی مَدد کرتی ہُوں ۔ کبھی بَرتَن دھو دِیے ، کبھی صَفائی کر دِی ۔ گائے کو چارا ڈالتی ہوں ۔ ساتھ کے گھروں میں چچا چچی اور ماموں ممانی رہتے ہیں ۔ ہم سَب اَپنے گھر کو صاف سُتھرا رکھتے ہیں ۔ اَمّی ابُّو اور دادی دادا ہمیں بَہُت پیار کرتے ہیں ۔ سکُول میں ہم کہانیاں پڑھتے ہیں ۔ رات کو وہ کہانیاں دادی امّاں کو سُناتے ہیں ۔

باورچی خانہ — چُولھے

ہنڈیا — پلیٹیں

ممانی — صحن

کیاری — پیڑھی

1- بانو کے گھر کے آس پاس کون کون رہتا ہے ۔

2- تُم کہاں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہو ؟

3- خالی جگہ پُر کرو ۔

د ـــ خت — دیوا ــــ — چٹا ــــ

4- تمھارے ساتھ کے گھروں میں کون کون رہتا ہے ۔

5- اُلٹ بتائیں (دادا ۔ دادی)

چچا ـــــ

ممانی ـــــ

بھائی ـــــ

شیر اور خرگوش

ایک دِن جنگل کے جانور اِکٹھے ہوئے۔
ہرن، بارہ سنگھے، نیل گائے، زرافے اور دوسرے گھاس
چرنے والے جانوروں کو خرگوش بُلا لیا۔ گوشت کھانے
والے شکاری جانوروں کو لومڑی لے آئی۔
بھیڑیا، چیتا، گیدڑ، ریچھ، بلّی، کُتّے سبھی
آ گئے۔ بندر اور لنگور بھی پہنچ گئے۔
ہاتھی ماموں کو ساتھ لے کر وہ شیر کے پاس آئے، اور لگے
مِنّت کرنے۔ بادشاہ سلامت! آپ کو روزانہ
وقت پر کھانا مِل جائے گا۔ آپ ہر ایک
پر حملہ کرنا چھوڑ دیں۔ شیر اُن کی بات مان
گیا۔ جانور ہر روز پرچی نکالتے۔ پرچی میں جس کا
نام نکل آتا، وہ شیر کی خوراک بنتا۔
ایک دن پرچی میں خرگوش کا

نام نِکلا۔ وہ شیر کے پاس بڑی
دیر میں پُہنچا۔ شیر غُصّے میں تھا۔
اپنے کچھار سے دہاڑتا ہُوا باہَر آیا۔

شیر: او خرگوش کے بچّے! تُو نے اِتنی دیر کیوں کر دی؟
خرگوش: بادشاہ سلامت! آپ میری بات تو سُنیں۔ ہم دو بھائی آپ کی طرف آ رہے تھے۔ میرا بھائی موٹا تازہ تھا۔ آج اُس کی باری تھی۔ راہ میں ایک اور شیر نے ہمیں گھیر لیا۔ وہ کہ رہا تھا۔ "اِس جنگل کا بادشاہ مَیں ہُوں۔ تمھارے شیر کو بھی مار دُوں گا۔" یہ کہ کر وہ میرے بھائی کو ہڑپ کر گیا۔ مَیں نے بھاگ کر جان بچائی۔
شیر نے کہا۔ "وہ کہاں رہتا ہے۔ مجُھے اُس کا گھر دِکھاؤ۔"
خرگوش اُسے کُنوئیں کے پاس لے گیا کہ شیر یہاں رہتا ہے۔

شیر نے گہرے پانی میں جھانکا تو اُسے ایک سایہ نظر آیا۔ وہ دہاڑا تو نیچے سے بھی دہاڑنے کی آواز آئی۔

شیر نے کُنوئیں میں چھلانگ لگا دی اور ڈُوب گیا۔

جَنگل زرافے بھیڑیا لنگور خوراک

کچھار دہاڑتا ہڑپ کُنوئیں چھلانگ

1- گوشت کھانے والے اور گھاس چرنے والے جانور کون کون سے ہیں؟

ہرن چیتا خرگوش کُتّا

شیر بارہ سنگھا

2- تُم نے کون کون سے جانور دیکھے ہیں۔

3- کون کیا کھاتا ہے؟

کِھلونے

گُڑیا رانی ، ہاتھی
دونوں میرے ساتھی
چَھک چَھک کرتی ریل
ننّھے اِس سے کھیل
ہلکی پھُلکی ناؤ
پانی میں تَیراؤ
کُتّا ، بِلّی ، بندر
الماری کے اندر
طوطا ، مَینا ، چِڑیا
اِن سَب کا اِک پنجرہ
کھیل تُو اِن سے چَاند
مَت دِیواریں پھَاند

مَیں اور میرے یَار
کھیلیں گے سو بَار

(راجا رشید محمود)

ترکاری والا

"بھنڈی لے لو۔ توری لے لو۔
گھیا ہے۔ پیاز ہیں"
گلی میں ترکاری والے کی آواز آئی۔

خالد دَوڑا دَوڑا امّی کے پاس آیا۔

خالد : امّی جی۔ بابا جمالے کی ریڑھی آ گئی ہے۔

امّی : بابا جی۔ ترکاری کون سی ہے؟

بابا : بی بی جی۔ ہر ایک سبزی ہے۔ بھنڈی۔ توریاں۔ گھیا۔ ٹنڈے۔ بینگن۔ پالک۔ ٹماٹر ــــــ

خالد : بابا جی۔ گوبھی اور مٹر بھی ہیں؟

بابا : نہیں۔ بھولے بادشاہ۔ گوبھی، مٹر، آلو، گاجر تو سردی میں ہوتی ہیں۔

امّی : سبزی تازہ ہے؟

بابا : کہاں بی بی جی۔ تازہ سبزی تو گھر میں اُگائی جا سکتی ہے۔ منڈی میں تو ایک دو دن کی باسی ہی ہوتی ہے۔
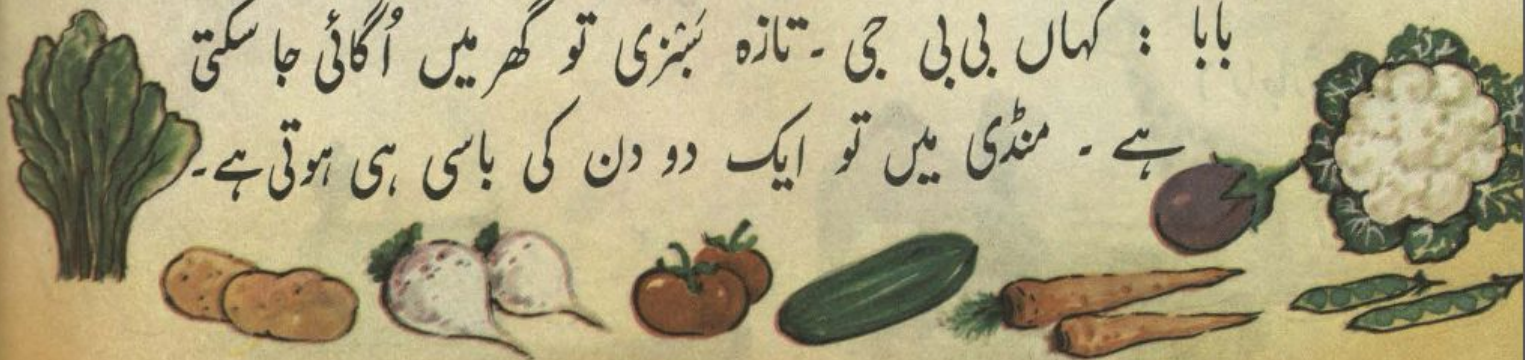
امّی : باباجی ۔ آدھ کلو بھنڈی دینا ۔ ٹماٹر اور دھنیا ہمارے گھر میں اُگے ہیں ۔ تھوڑا سا پودینہ اور ہری مرچیں دے دینا ۔

خالد : امّی جی ! کھیرے بھی لے لیں ۔

امّی : ہاں بابا ۔ دو کھیرے بھی دینا اور ساری سبزی ٹوکری میں ڈال دیں ۔

بابا : یہ لیں بی بی جی سبزی کی ٹوکری اور باقی پیسے ۔

امّی : شکریہ بابا

بابا : اچّھا خالد میاں ۔ خُدا حافظ ۔ بھنڈی لے لو ۔ گھیا لے لو ۔ توری لے لو ...

گھیا بھنڈی ٹنڈے گوبھی

کھیرے ٹوکری ریڑھی سبزی

1 ۔ گرمیوں کی سبزیاں پہچانو :

گوبھی مٹر کریلے بینگن بھنڈی ٹماٹر گاجر

2 ۔ سبق میں سے "ب" سے شروع ہونے والے چار لفظ ڈھونڈو ۔

ہمارا سکُول
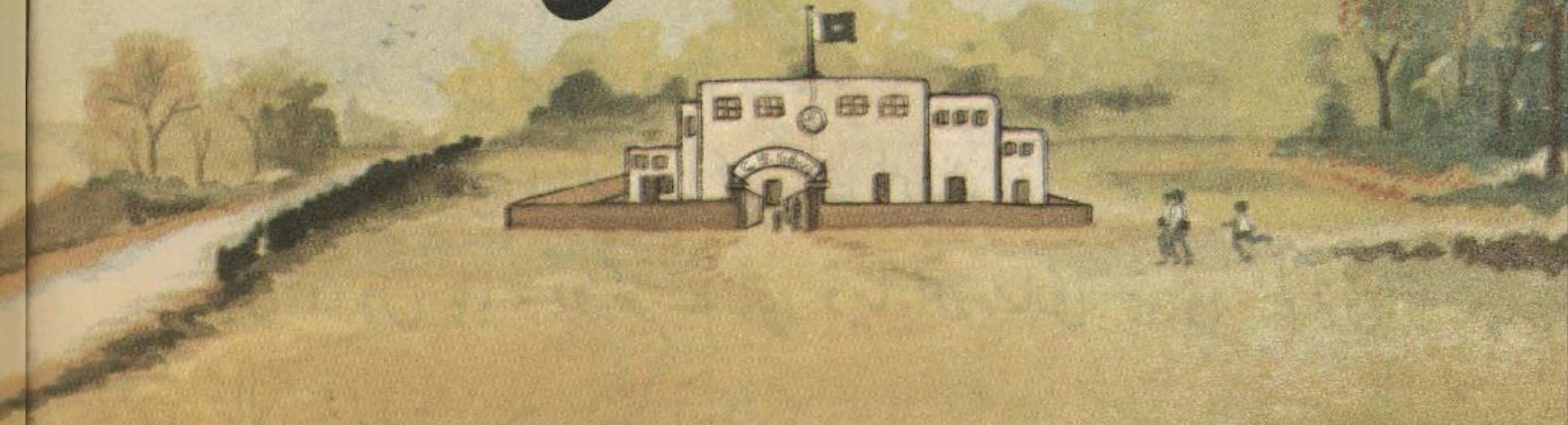
اکبر شہر سے گاؤں آیا۔ وہ اکرم کا سکُول دیکھنے گیا۔ یہ چھوٹا سا صاف سُتھرا سکُول تھا۔ اِس کے مَشرِق میں باغ تھا۔ مَغرِب کی طرف ایک نہر بہتی تھی۔ شمال میں ہرے بھرے کھیت اور جنُوب میں کھُلا میدان تھا۔ کمروں میں ٹاٹ بچھے تھے۔ روشنی اور تازہ ہَوا کے لیے کھڑکیاں تھیں۔ اکرم نے بتایا کہ ہمارے اُستاد بڑے پیار سے پڑھاتے ہیں۔ وہ سمجھاتے ہیں کہ ہر بچّے کے ناخُن اور بال کٹے ہوں۔ ہاتھ، مُنہ، ناک، کان اور کپڑے صاف ہوں۔ ہم صَفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ دیواروں پر لکیریں نہیں لگاتے۔ کاغذ اور ردّی چیزیں ڈبّوں میں ڈالتے ہیں۔ اپنی چیزوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں۔ جماعت میں شور نہیں کرتے۔ سامنے کھیل کا میدان ہے۔ یہاں ہم خُوب بھاگتے دوڑتے ہیں۔ اُچھلتے کُودتے ہیں۔ گیند بلّا بھی کھیلتے ہیں۔ گرمی میں ہم درختوں

کی چھاؤں میں بیٹھتے ہیں ۔ پودوں کو پانی دیتے ہیں ۔ ہمیں اپنا سکُول بہُت پسند ہے ۔

لو ! گھنٹی بج گئی ۔ اب دُعا ہو گی ۔ دونوں دوست دُعا کے لیے چل دِیے ۔

شمال جنوب صاف سُتھرا ردّی

گیند بلّا اُچھلتے گھنٹی

1- تُم کون سا کھیل کھیلتے ہو ۔

2- اُستاد صاحب کِن چیزوں کی صفائی کا حکم دیتے ہیں ۔

دانت ۔ ہاتھ ۔ منہ

3- تُمھارے سکُول کے چاروں طرف کیا کیا ہے ؟
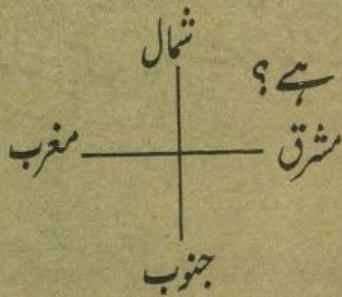
اَنْوَر کا گاؤں

یہ انور کا گاؤں ہے۔ اِس میں کُچھ گھر کچّے ہیں، کُچھ پکّے۔ انور کچّے مکان میں رہتا ہے۔ اُس کا باپ کِسان ہے۔ وُہ صُبح سویرے اُٹھتا ہے۔ کھیتوں میں کام کرتا ہے۔ اپنے کھانے کے لیے گنْدُم رکھ لیتا ہے۔ باقی غلّہ منڈی لے جاتا ہے۔

اب کے بارِش وقت پر ہو گئی۔ گاؤں کے باہَر تالاب پانی سے بھر گیا۔ بھیڑ بکریاں اور گائیں بھینْسیں پانی پی رہی ہیں۔ سفید سفید بطخیں تیرتی پھرتی ہیں۔

گاؤں والے سب مُحنت کرتے ہیں۔ موچی جُوتے بناتا ہے۔ درزی کپڑے سِیتا ہے۔ کُمھار برتن بناتا ہے۔ لڑکیاں اور لڑکے سکُول میں پڑھنے جاتے ہیں۔ عورتیں گھر کا
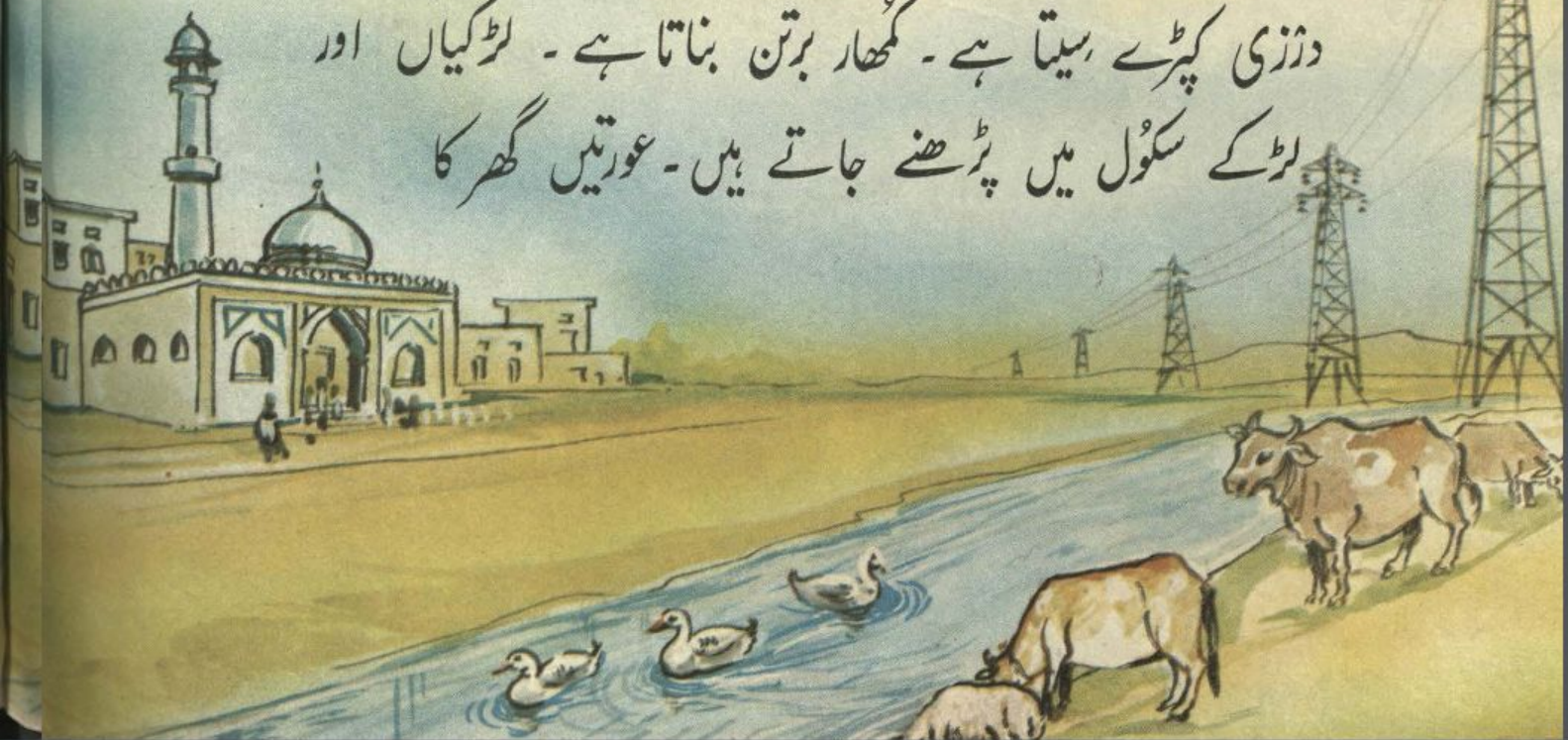
کام کرتی ہیں اور مردوں کے کام میں
مَدد بھی دیتی ہیں۔
گاؤں میں ایک
مسجد ہے۔ لوگ مسجد
میں نماز اور قرآن شریف
پڑھتے ہیں۔ یہاں ایک ہسپتال بھی ہے۔ اب شہر تک سڑک پکّی ہو
گئی ہے۔ بجلی آ گئی ہے۔ گاؤں والے تازہ پھل اور سبزیاں کھاتے
ہیں۔ کھُلی ہوا میں خُوش رہتے ہیں۔
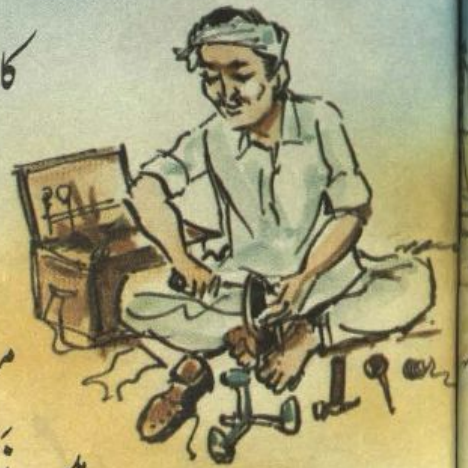
غلّہ منڈی بھیڑبکریاں گائیں بھینسیں
سفید بطخیں کُمھار مسجد قرآن شریف
ہسپتال سبزیاں

1- الفاظ کھول کر لکھو۔ جیسے م س ج د
بارش بھیڑ تالاب کسان

2- موچی کیا کر رہا ہے
3- درزی کیا کر رہا ہے
4- کُمھار کیا کر رہا ہے
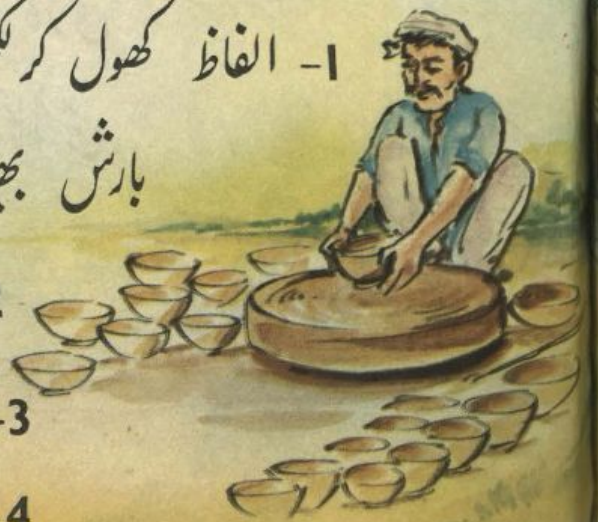
ریل گاڑی

آئے گاڑی ، جائے گاڑی
کیا کیا سَیر کرائے گاڑی
اندر اِس کے لگے ہیں میلے باہَر اِس کے جَنگل بیلے
کِتنے رَنگ دکھائے گاڑی
آئے گاڑی ، جائے گاڑی
وقت کی ہے یہ تیز سَواری اِس کا سَفَر دِن رات ہے جاری
تھکنے کبھی نہ پائے گاڑی
آئے گاڑی ، جائے گاڑی
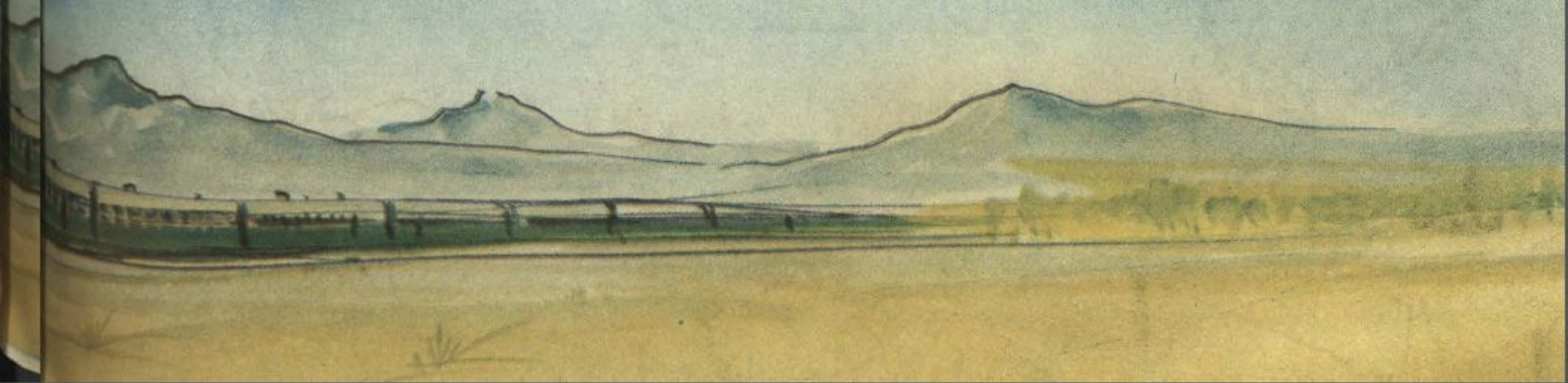
پیچھے جو بھی رہ جائے گا ہاتھ مَلے گا، پچھتائے گا

سب کو یہ سمجھائے گاڑی

آئے گاڑی، جائے گاڑی

(بشیر مُنذِر)

سَیر کرائے جنگل بیلے تھکنے

پَچھتائے سَمجھائے

1 - خالی جگہ پُر کرو۔

آئے گاڑی .... گاڑی (کھائے - جائے)

کتنے رنگ .... گاڑی (سُنائے - دِکھائے)

کیا .... سیر کرائے گاڑی (کیا - لا)

2 - جو لفظ ہم آواز نہیں، اُن پر نشان لگاؤ۔

پچھتائے - سمجھائے - آئے - جائے - تھکنے - دکھائے - گاڑی۔

3 - تُم کن سواریوں پر سفر کر چکے ہو۔
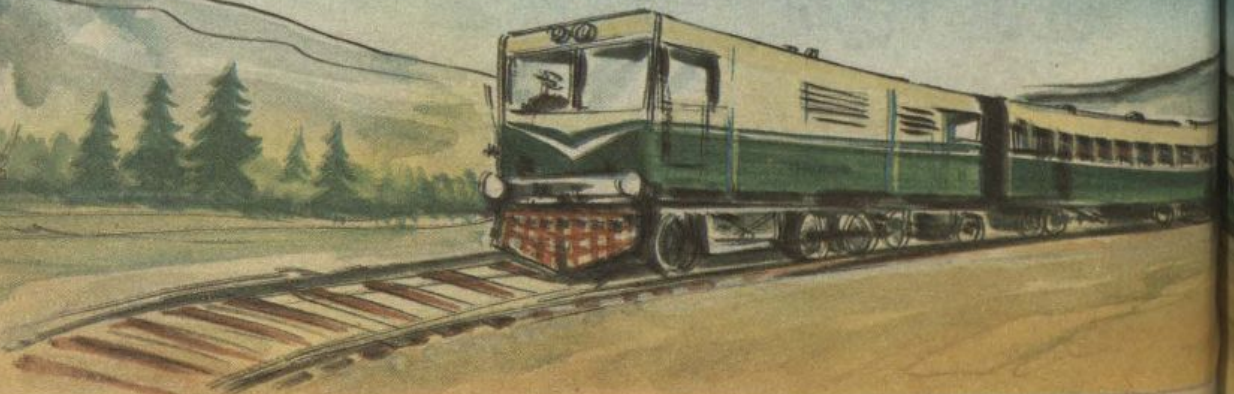
میلا

سِیما اور اشرف نے نہا دھو کر نئے کپڑے پہنے۔ وُہ ابُّو کے ساتھ میلا دیکھنے چلے۔ وُہ دیکھو! لوگ ٹولیوں میں گاتے بجاتے بھنگڑا ڈالتے میلے کو جا رہے ہیں۔ کوئی شلوار قمیص میں ہے۔ کوئی کُرتے دھوتی میں ہے۔ کسی کے سَر پر پگڑی ہے، کسی کے سر پر ٹوپی۔ بچّیوں نے گوٹے کِناری والے رَنگ برنگے دوپٹّے اوڑھ رکھے ہیں۔ ہر طرف خُوشیاں ہی خُوشیاں ہیں۔

سامنے بچّے جھولے جھول رہے ہیں۔ جُھولے والا زور لگا کر جُھولا چلا رہا ہے۔ اِس میں سے چیں چُوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ سَرکَس کے تماشے ہو رہے ہیں۔ کہیں مداری ڈُگڈُگی بجا کر رِیچھ نچا رہا ہے۔

کہیں بندر بندریا کی شادی ہو رہی ہے ۔ بکری "یَیں یَیں" کرتی کُرسی پر کھڑی ہے ۔ طوطا "ٹَیں ٹَیں" کرتا توپ چلا رہا ہے ۔ ڈھول اور باجے بج رہے ہیں ۔ میلے میں کتنی رونق ہے ۔

ایک طرف لوگ کبڈّی کا کھیل دیکھ رہے ہیں ۔ دُوسری طرف کُشتی ہو رہی ہے ۔ کہیں بازی گر رسّی پر چل رہا ہے ۔ لوگ تالیاں بجا رہے ہیں ۔ سامنے دُکانوں کی قطاریں ہیں ۔ کہیں کھلونے بک رہے ہیں ۔ کہیں مٹّی کے برتن ہیں ۔ نیلے پیلے اور لال غُبارے اُڑ رہے ہیں ۔ کہیں کاغذ کے باجے بک رہے ہیں ۔ کہیں بچّیاں چُوڑیاں خرید رہی ہیں ۔ ابّا جان نے بھی سیما اور اشرف کے لیے مٹھائی اور کھلونے خریدے ۔ وہ خُوش خُوش گھر واپس آ گئے ۔
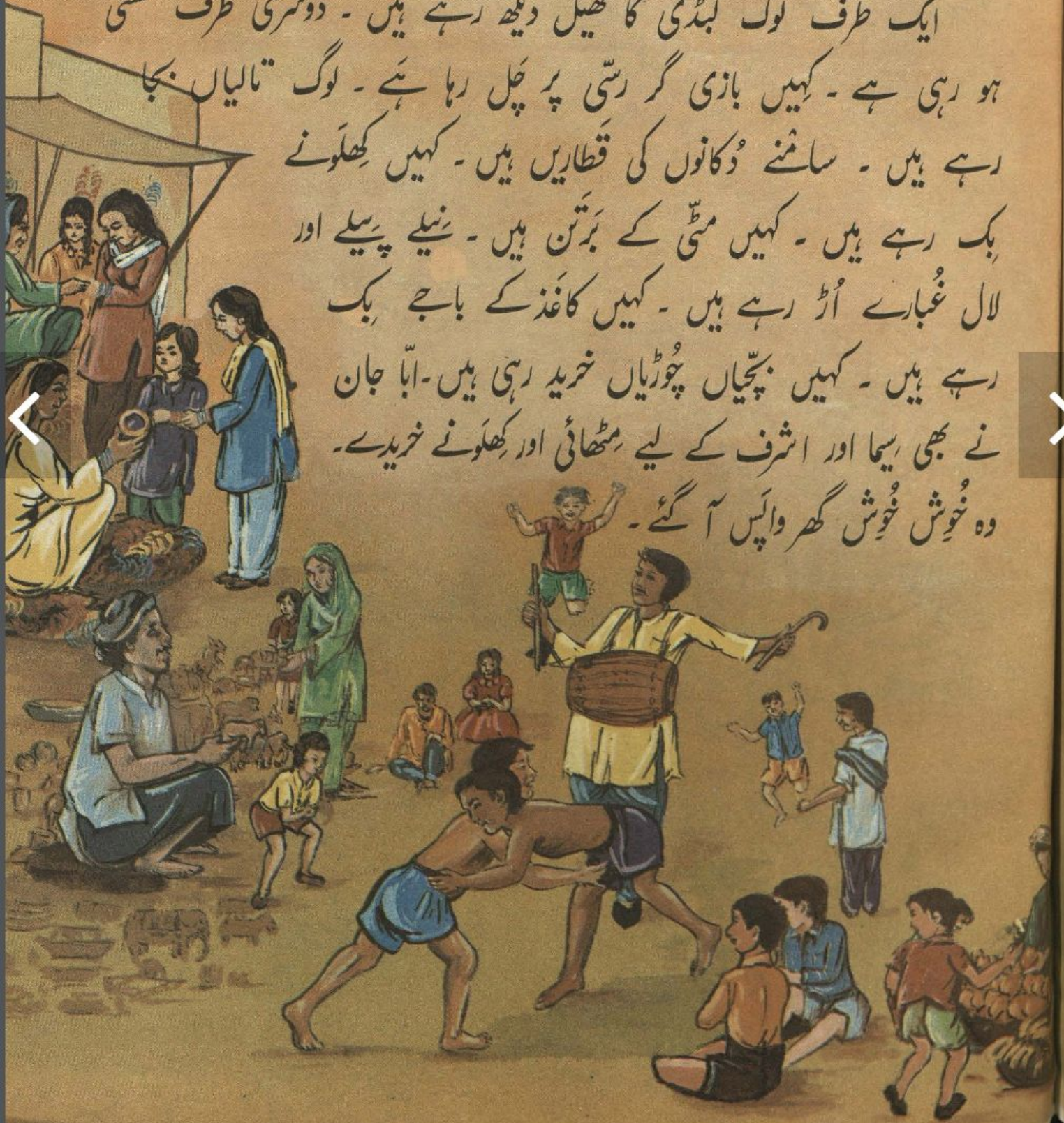
ٹولیوں بھنگڑا شَلوار قِمیص بچّیوں اوڑھ

گوٹے کِناری خُوشیاں ڈُگڈُگی رونَق قطاریں

غُبارے چُوڑیاں

1- خالی جگہ پُر کرو۔

مد ـــ ری با ـــ ی گر غُبا ـــ ے چُو ـــ یاں

2- لوگوں نے کون کون سے کپڑے پہن رکھے تھے۔

ٹوپی	چادر	دوپٹے	دھوتی	کوٹ	شلوار قمیص	پگڑی

3- ملا کر لکھو۔

ڈ گ ڈ گ ی

خ و ش ی اں

بھ ں گ ڑا

م دا ر ی

ط و ط ا

ارشد اور بُڑھیا

ارشد تیز تیز سکُول جا رہا تھا ۔ اُس نے دیکھا ۔ ایک بُڑھیا سڑک کے کِنارے کھڑی تھی ۔ لوگ بسوں، ویگنوں، کاروں، رکشوں اور تانگوں میں بیٹھے آ جا رہے تھے ۔ چوک میں تین رنگ کی بتّیاں لگی تھیں۔ پیلی بتّی تیّار رہنے کے لیے تھی ۔ سبز بتّی جلتی تو سب سواریاں چل پڑتیں ۔ لال بتّی جلنے پر رُک جاتیں ۔

ارشد بُڑھیا کے پاس آیا ۔ اُس نے کہا ۔ "آؤ دادی امّاں، مَیں آپ کو سڑک پار کرا دوں" ۔ اُس نے بُڑھیا کا ہاتھ پکڑا ۔ وہاں پَیدل سڑک پار کرنے کے لیے راستہ تھا ۔ اس راستے پر سفید لکیریں لگی تھیں ۔ اُس نے پہلے دائیں دیکھا، پھر بائیں ۔ سُرخ بتّی جلی ۔
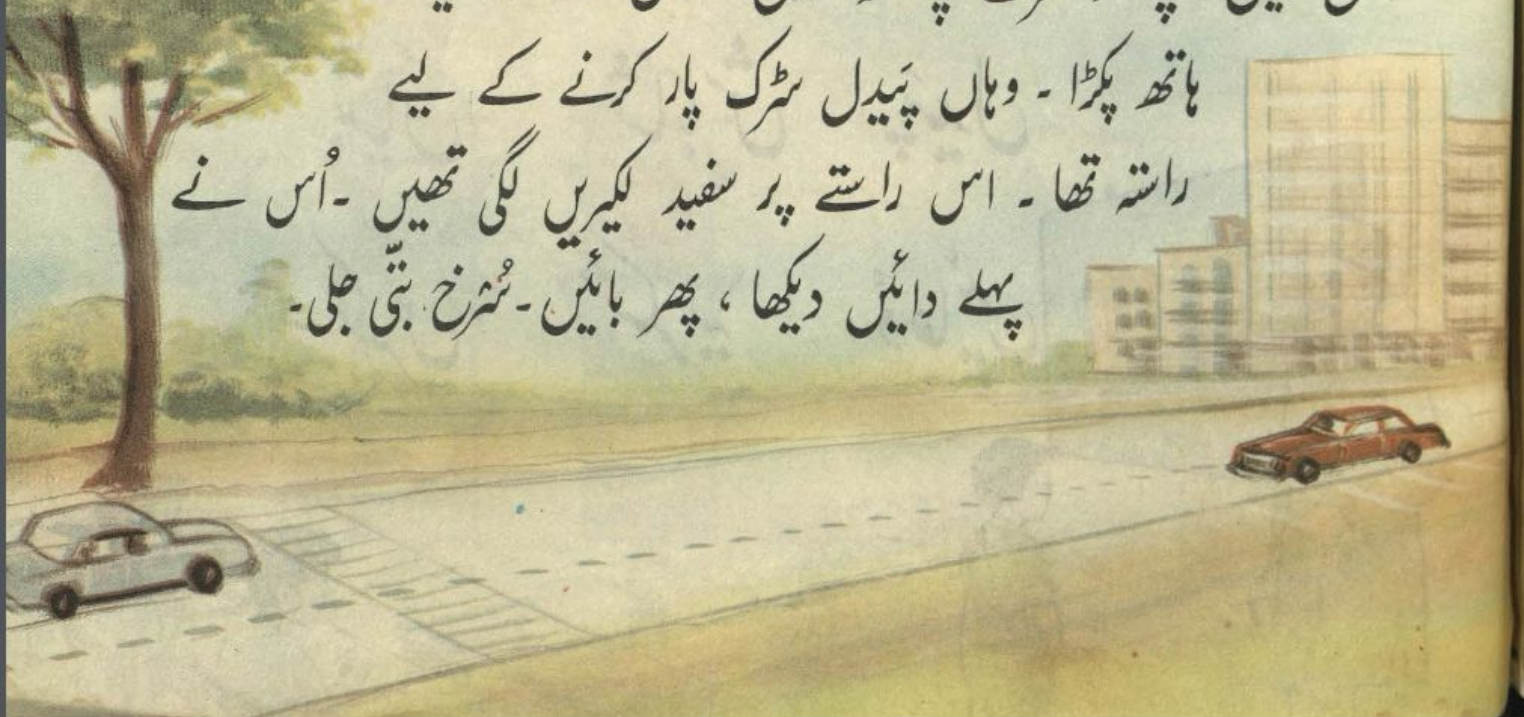
اُس نے بُڑھیا کو سَڑک پار کرا دی۔

بُڑھیا نے ارشد کا شکرِیّہ ادا کیا اور دُعائیں دِیں۔

وُہ ذرا دیر سے سکُول پُہنچا۔ ماسٹر صاحب نے دیر سے آنے کی وجہ پُوچھی۔ اُس نے ساری بات سچ سچ بتا دی۔ جُھوٹ نہیں بولا۔ ماسٹر صاحب نے اُسے شاباش دی اور کہا۔ "ہم سب کو ایک دُوسرے کی مَدد کرنی چاہیے۔"

ویگنوں رکشوں تانگوں

بتّیاں شاباش پَیدل

لکیریں شُکریّہ دُعائیں

۱۔ لفظ مکمل کرو ۔

سکو۔۔۔۔۔۔ ر۔۔۔۔۔ستہ ا۔۔۔۔شد سڑ۔۔۔۔۔۔۔

2۔ سفید لکیروں والا راستہ کس کے لیے ہوتا ہے ؟

(ا) تانگوں کے لیے

(ب) پیدل چلنے والوں کے لیے

(ج) کاروں کے لیے

3 ۔ اپنا کوئی ایسا کام بتاؤ جس پر تُمھیں شاباش ملی ہو ۔

4 ۔ کون سی بتّی کس مقصد کے لیے ہے ؟
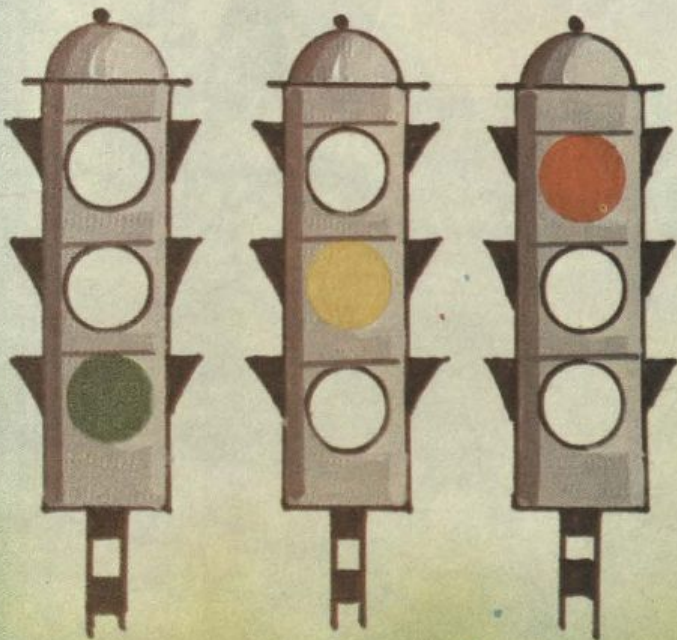
دِن رات

اندھیرا دُور ہُوا ۔ رات ختم ہُوئی ۔ دِن شُروع ہو رہا ہے ۔
صُبح کا وقت کِتنا پیارا ہے ۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہَوا چل
رہی ہے ۔ پھُول کِھل رہے ہیں ۔ پرندے اُڑ رہے
ہیں ۔ مشرِق سے سُورَج نِکل رہا ہے ۔ سب اپنے اپنے
کام میں لگ گئے ۔

لو ! سُورَج سَر پر آ گیا ۔ دوپہر ہو گئی ۔ دُھوپ تیز ہو
گئی ۔ سَخت گرمی پڑنے لگی ۔ جانور چھاؤں میں آ بَیٹھے ۔

اب سُورَج ڈھلنے
لگا ۔ شام ہونے لگی ۔
سائے مشرِق کی
طَرف لمبے ہوتے گئے ۔

سُورَج مغرِب میں چھُپ
جائے گا ۔ رات کا اندھیرا

پھیلے گا ۔ آسمان پر چاند ستارے
چمکیں گے ۔ گھروں میں بتّیاں
جلیں گی ۔

سُورج خُدا کی نِعمت ہے ۔ سُورج نہ ہوتا
تو پودے نہ اُگتے ۔ پھل پھُول نہ ہوتے ۔

خُدا نے دِن کام کے لیے اور رات آرام کے لیے
بنائی ہے۔کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کرنا
ٹھیک ہے ۔

اندھیرا مَشرِق مغرِب
چھاؤں ڈھلنے نِعمت
آسمان دُھوپ

1- سُورج کہاں ہوتا ہے:

صبح سویرے ___ دوپہر کو ___ شام کو ___

2- سُورج نہ ہوتا تو کیا ہوتا:

روشنی نہ ہوتی

گرمی نہ ہوتی

پودے زیادہ اُگتے

پھل نہ پکتے

دھوپ تیز ہو جاتی

3- اُلٹ لکھو (شام - اندھیرا - سردی - دُھوپ - کام - رات - مغرب)

مشرق دِن گرمی روشنی صُبح چھاؤں
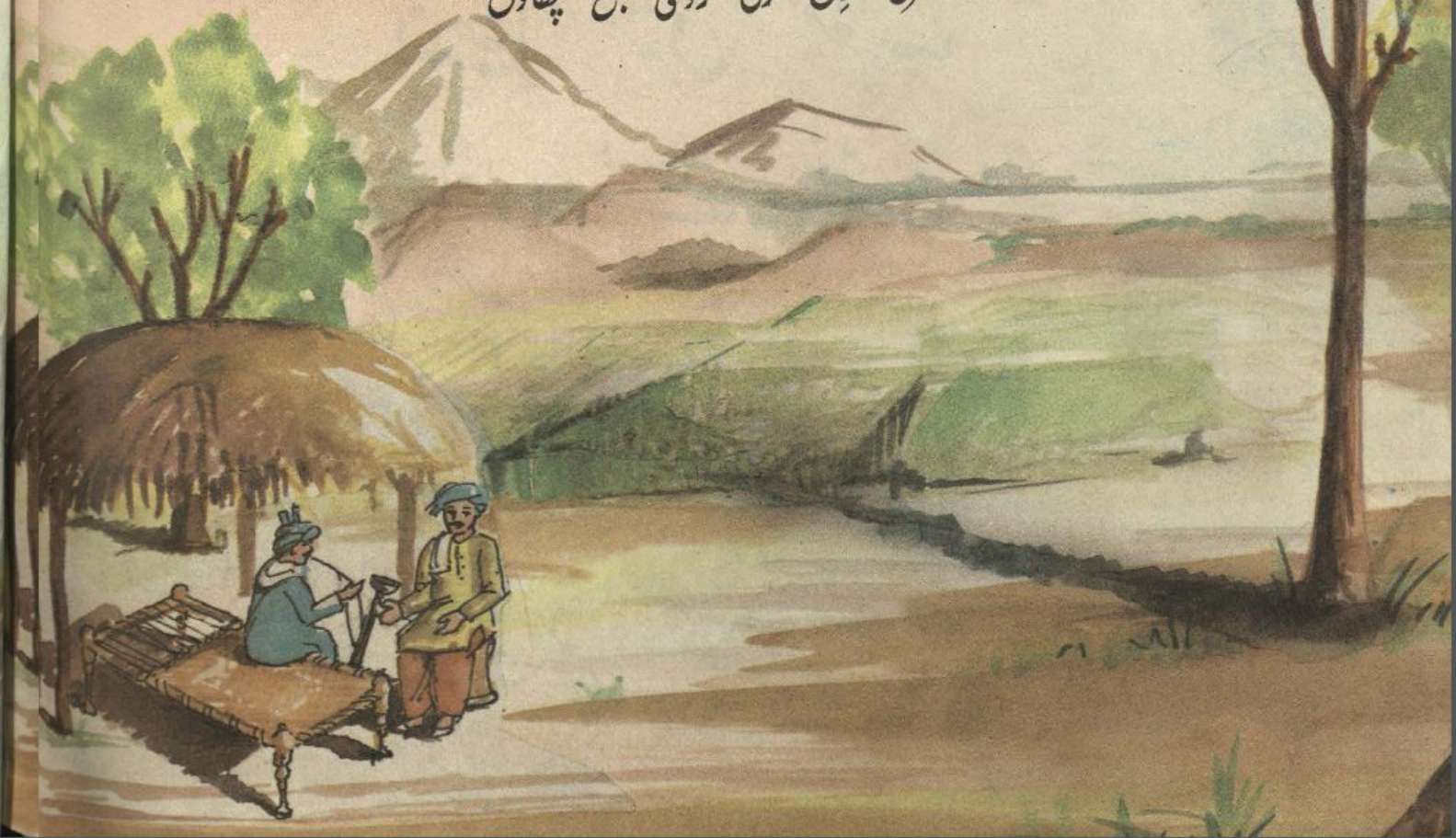
بادَل

کالے بادَل آئیں گے
آ کر مِینہ برسائیں گے
مینّہ میں لوگ نہائیں گے
کالے بادَل آئیں گے

گرَج گرَج کر آئیں گے
بجلی کو چمکائیں گے
ہم بھی شور مچائیں گے
کالے بادَل آئیں گے

ڈھول بجے گا دَھپ دَھپ دھپ
مِینّہ برسے گا ٹَپ ٹَپ ٹَپ
ہم ناچیں گے، گائیں گے
کالے بادل آئیں گے

بُلبُل گانا گائے گی
کوئل گیت سنائے گی
مَینڈک بھی ٹرّائیں گے
کالے بادَل آئیں گے

(قیوّم نظر)

مِینّہ گرَج ڈھول بُلبُل کوئل مَینڈک

دارا کا سفر

دارا گاؤں میں رہتا ہے۔ اُسے اپنی خالہ کے پاس شہر آنا تھا۔ ایک روز وُہ اپنے ابُّو کے ساتھ تانگے میں بیٹھ گیا۔ تانگے کو ایک سفید گھوڑا کھینچ رہا تھا۔ پکّی سڑک پر تانگا دِھیرے دِھیرے چل رہا تھا۔ ایک ویگن پیچھے سے آئی۔ وہ بہُت تیز تھی۔ وُہ ڈھیر ساری خاک اُڑا کر آگے نِکل گئی۔ ایک بیل گاڑی میں بھُوسا بھرا تھا۔ ایک ٹرالی میں سبزی لدِی ہُوئی تھی۔ ٹرک اور ٹرالیاں پھل اور سبزیاں گاؤں سے شہر کی منڈی میں لا رہے تھے۔

دَارا خَالہ کے ہاں پہُنچا۔ خالہ نے اُسے پیار کیا۔ اُس نے گھر کی چھت سے دیکھا۔ نیچے سڑک پر کئی سواریاں گزُر رہی تھیں۔ اُونٹ گاڑیاں، تانگے اور ریڑھے آ جا رہے تھے۔ کسی میں سواریاں لدی تھیں، کسی میں سامان۔ کچُھ تیز دوڑ رہی تھیں تو کچُھ آہستہ۔ انجن یا مشین سے چلنے والی

سواریاں تیز تھیں ۔ سُرخ سفید، نیلی، پیلی، کالی
اور گلابی کاریں شُوں کرکے ایک دُوسرے سے
آگے نِکل جاتیں ۔
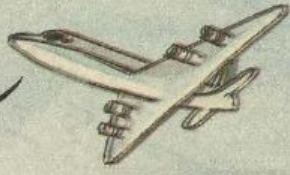
دارا کی خالہ نے بتایا کہ ریل گاڑیاں
سب سے تیز دوڑتی ہیں ۔ اُن کے
آگے بڑا سا انجن لگا ہوتا ہے۔ اُوپر
آسمان پر شور سُنائی دیا ۔ دارا نے اُوپر
دیکھا تو ایک جہاز تھا ۔ وُہ اتنا تیز تھا کہ پَل بھر میں نظروں
سے چُھپ گیا ۔

ٹرک بیل گاڑی ٹرالی ریڑھے
انجن جہاز دھیرے دھیرے

ان میں سے کون سی سواریاں تیز چلتی ہیں
اور کون سی آہستہ ؟
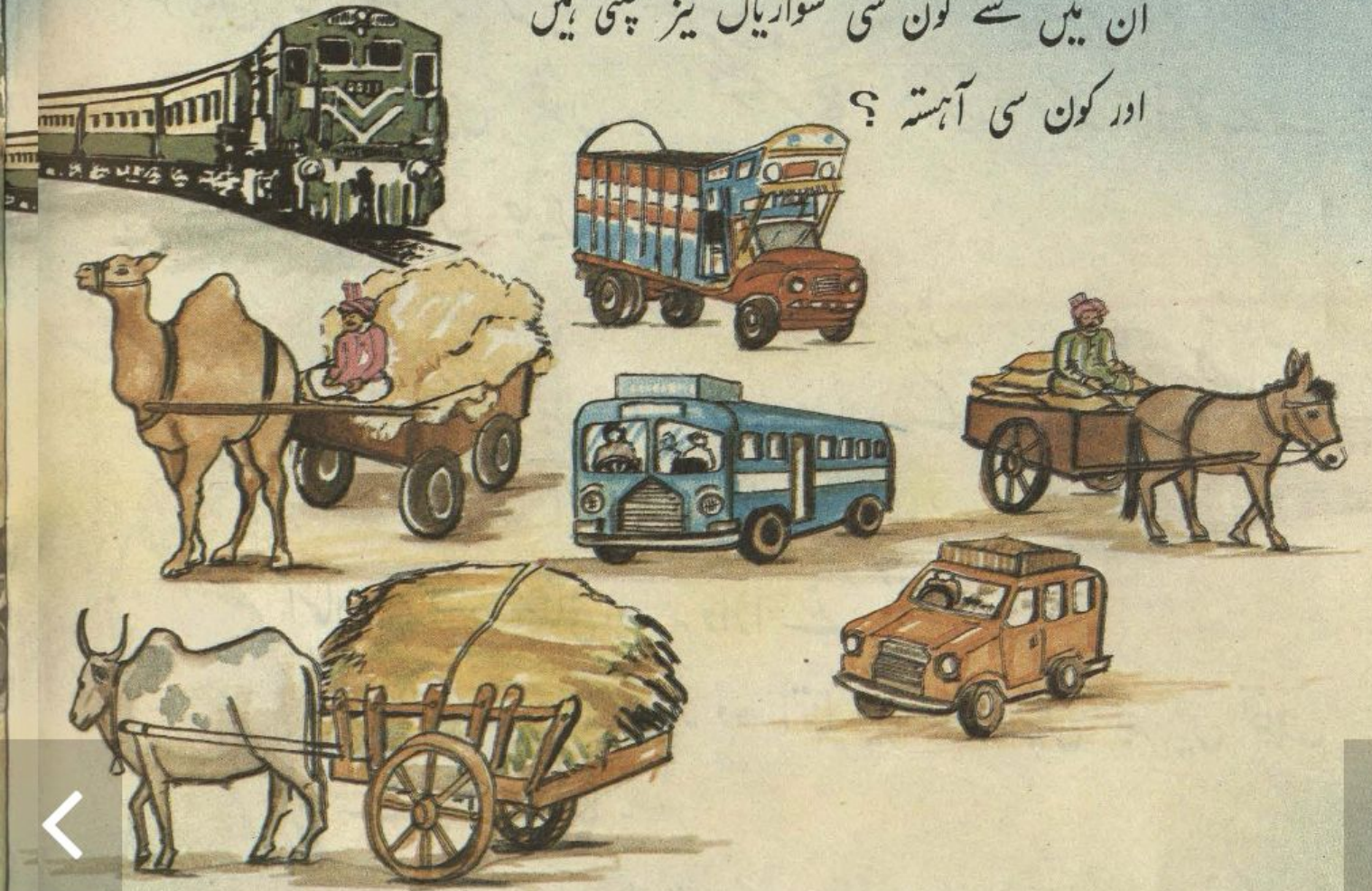
2 ۔ کاروں کے رنگ بتاؤ ۔
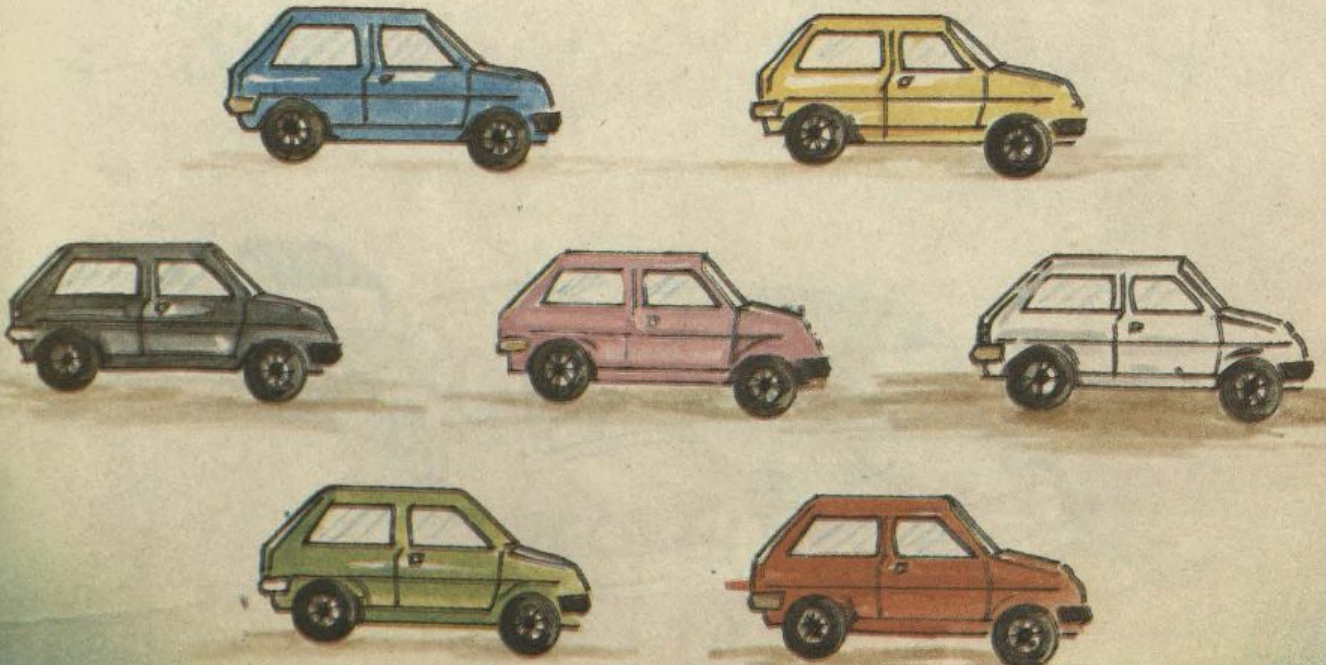
بھوکا چوہا

ایک تھا چوہا ۔ چھوٹا لیکن موٹا ۔ اُس
کی دُم لمبی تھی ۔ وہ ایک گھر
میں رہتا تھا ۔ اُس گھر میں کہیں سے بلّی
آ گئی ۔ بلّی میاؤں میاؤں کرتی رہی ۔ چوہا
اُس کے ڈر سے بل میں گھسا رہا ۔

پُورا دن گزر گیا ۔ بھوک سے اُس کا بُرا حال تھا ۔
رات کو بلّی کی آواز آنی بند ہوئی ۔ چوہا ڈرتا ڈرتا باہر نِکلا ۔
اِدھر اُدھر گھوما ۔ اُسے کھانے کو کچھ نہ مِلا ۔

آخر ایک کمرے میں اُسے شہد کی بوتل نظر آئی ۔ بوتل کا
مُنہ چھوٹا تھا ۔ وہ سوچنے لگا ، شہد کیسے کھائے ۔ سوچ سوچ
کر اُس نے اپنی دُم بوتل میں ڈالی ۔ دُم کو باہر نِکالا اور شہد
چاٹ لیا ۔

کئی بار ایسا کرنے سے اُس کا
پیٹ بھر گیا ۔ اور وہ بل میں گھس کر
سو گیا ۔

بھُوکا ڈرتا ڈرتا

باہر گھُوما بوتل

شہد چاٹ پیٹ

1- چُوہا بلّی سے کیوں ڈرتا ہے ؟

2- تُم نے کبھی شہد کھایا ہے۔ اُس کا مزہ کیسا ہے ؟

3- کھانے کی چیزیں ڈھکی ہُوئی نہ ہوں تو کیا ہوتا ہے ؟
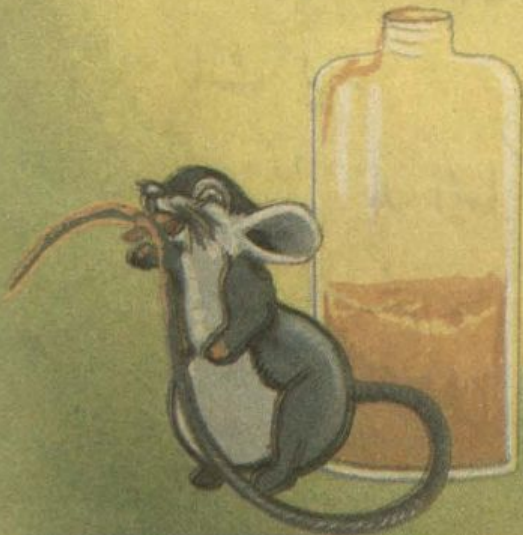
عَرَبِی حُرُوف

ا (ء)	ب	ت	ث
ج	ح	خ	د	ذ
ر	ز	س	ش
ص	ض	ط	ظ
ع	غ	ف	ق
ك / ک	ل	م
ن	و	ہ	ی

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ۔ لاہور
نگران : راجا رشید محمود

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد — کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالیشان — ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام — قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت — پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال — رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال — جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

7352

تاریخِ اشاعت	تجرباتی ایڈیشن	طباعت	تعدادِ اشاعت
مارچ 1987	اوّل	اوّل	10,000